صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 8 جون 2016ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

بدھ 8 جون 2016ء 2 رمضان 1437 ہجری 8 احسان 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 130

مؤثر ترین شخصیت

مشہور عالم کتاب The Hundred کا مصنف مائیکل ہارٹ رسول کریم ﷺ کے دنیا میں موثر ترین انسان ہونے کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

آپ ہی تاریخ انسانی کی ایسی منفرد شخصیت ہیں جو دینی و دنیاوی دونوں اعتبار سے انتہائی کامیاب ثابت ہوئے۔ آپ نے ایک کمزور حیثیت سے زندگی کا آغاز کرتے ہوئے دنیا کے بڑے بڑے مذاہب میں سے ایک مذہب کی بنیاد رکھی اور اسے زندگیوں میں نافذ کیا اور ایک انتہائی مؤثر کن رہنما بن کر ابھرے۔ آج ان کی وفات کے تیرہ صدیاں بعد بھی آپ کا اثر غیر معمولی طاقت اور نفوذ رکھتا ہے۔

(A Ranking of the most Influential persons of history 1987NY)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

ایک دفعہ اِراشہ نامی شخص مکہ میں کچھ اونٹ بیچنے آیا اور ابوجہل نے اُس سے یہ اُونٹ خرید لیے مگر اُونٹوں پر قبضہ کر لینے کے بعد قیمت ادا کرنے میں حیل وحجت کرنے لگا۔ اس پر اِراشہ جو مکہ میں ایک اجنبی اور بے یارو مددگار تھا بہت پریشان ہوا اور چند دن تک ابوجہل کی منت سماجت کرنے کے بعد وہ آخر ایک دن جبکہ بعض رؤسا قریش کعبۃ اللہ کے پاس مجلس جمائے بیٹھے تھے، ان لوگوں کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ اے معززین قریش آپ میں سے ایک شخص ابوالحکم نے میرے اُونٹوں کی قیمت دبا رکھی ہے مہربانی کر کے مجھے یہ قیمت دلوادیں۔ قریش کو شرارت جو سوجھی تو کہنے لگے ایک شخص یہاں محمد بن عبداللہ نامی رہتا ہے تم اس کے پاس جاؤ۔ وہ تمہیں قیمت دلا دے گا۔ اور اس سے غرض ان کی یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو بہر حال انکار ہی کریں گے اور اس طرح باہر کے لوگوں میں آپ کی سبکی اور ہنسی ہوگی۔ جب اِراشہ وہاں سے لوٹا تو قریش نے اس کے پیچھے پیچھے ایک آدمی کر دیا کہ دیکھو کیا تماشہ بنتا ہے۔ چنانچہ اراشہ اپنی سادگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مَیں ایک مسافر آدمی ہوں اور آپ کے شہر کے ایک رئیس ابوالحکم نے میری رقم دبا رکھی ہے اور مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ مجھے یہ رقم دلوا سکتے ہیں۔ پس آپ مہربانی کر کے مجھے میری رقم دلوادیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوراً اُٹھ کھڑے ہوئے کہ چلو مَیں تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ چنانچہ ابوجہل آپ کو دیکھ کر ہکا بکا رہ گیا۔ اور خاموشی کے ساتھ آپ کا منہ دیکھنے لگا۔ آپ نے فرمایا۔ ''یہ شخص کہتا ہے کہ اس کے پیسے آپ کی طرف نکلتے ہیں۔ یہ ایک مسافر ہے آپ اس کا حق کیوں نہیں دیتے؟'' اس وقت ابوجہل کا رنگ فق ہو رہا تھا۔ کہنے لگا۔ ''محمد ٹھہرو! میں ابھی اس کی رقم لاتا ہوں''۔ چنانچہ وہ اندر گیا اور اِراشہ کی رقم لا کر اسی وقت اس کے حوالے کر دی۔ اِراشہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت شکریہ ادا کیا اور واپس آکر قریش کی اسی مجلس میں پھر گیا اور وہاں جا کر ان کا بھی شکریہ ادا کیا کہ آپ لوگوں نے مجھے ایک بہت ہی اچھے آدمی کا پتہ بتایا۔ خدا اسے جزائے خیر دے اس نے اسی وقت میری رقم دلا دی۔ رؤساء قریش کی زبان بند تھی اور وہ ایک دوسرے کی طرف حیران ہو کر دیکھ رہے تھے۔ جب اِراشہ چلا گیا تو انہوں نے اس آدمی سے دریافت کیا جو اِراشہ کے پیچھے پیچھے ابوجہل کے مکان تک گیا تھا کہ کیا قصہ ہوا ہے۔ اُس نے کہا۔ واللہ! میں نے ایک عجیب نظارہ دیکھا ہے اور وہ یہ کہ جب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جا کر ابوالحکم کے دروازہ پر دستک دی اور ابوالحکم نے باہر آ کر محمدؐ کو دیکھا تو اس وقت اس کی حالت ایسی تھی کہ گویا ایک قالب بے روح ہے اور جونہی اسے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کہا کہ اس کی رقم ادا کر دو، اُسی وقت اُس نے اندر سے پائی پائی لا کر سامنے رکھ دی۔ تھوڑی دیر کے بعد ابوجہل بھی اس مجلس میں آ پہنچا۔ اسے دیکھتے ہی سب لوگ اس کے پیچھے ہو لیے کہ اے ابوالحکم تمہیں کیا ہو گیا تھا کہ محمدؐ سے اس قدر ڈر گئے۔ اس نے کہا خدا کی قسم! جب میں نے محمدؐ کو اپنے دروازے پر دیکھا، تو مجھے یوں نظر آیا کہ اُس کے ساتھ لگا ہوا ایک مست اور غضبناک اُونٹ کھڑا ہے اور مَیں سمجھتا تھا کہ اگر ذرا بھی چوں چرا کروں گا تو وہ مجھے چبا جائے گا۔

(السیرة النبویة لابن هشام جزء 1 صفحه389زیر امر الاراشی الذی باع اباجهل)

ایک دن ابوجہل نے کہا کہ اب اگر میں نے محمدؐ کو صحن کعبہ میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آکر اس کی گردن ماردوں گا۔ نبی کریمؐ نے کمال بہادری سے فرمایا اگر وہ ایسا کرے گا تو فرشتے اسی وقت اس پر گرفت کریں گے۔

(صحيح مسلم كتاب صفة القيامة و الجنة و النار باب قوله ان الانسان ليطغى حديث نمبر 7243)

میٹرک کے نتیجہ کا انتظار کرنے والے متوجہ ہوں

وہ مخلص نوجوان جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہش مند ہیں اپنی درخواستیں وکیل التعلیم کے نام مقررہ فارم پر بھجوائیں۔ داخلہ فارم یا اس کی فوٹو کاپی مکرم امیر صاحب ضلع سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ نیز یہ فارم براہ راست وکیل التعلیم کے نام خط لکھ کر بھی منگوایا جاسکتا ہے۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

خالی آسامیاں

وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان میں مندرجہ ذیل آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ 15 جون 2016ء تک درخواستیں نظامت دیوان وقف جدید میں جمع کروائیں۔

سول انجینئر: کم ازکم بی ایس سی سول انجینئرنگ

محرر درجہ دوم: انٹرمیڈیٹ (سیکنڈ ڈویژن)، اردو کمپوزنگ، انٹرنیٹ اور مائیکروسافٹ آفس میں مہارت رکھتے ہوں۔ گریجوایٹس اور واقف نو نوجوانوں کو ترجیح دی جائے گی۔

کارکنان درجہ چہارم: دفاتر میں صفائی کیلئے کارکنان کی ضرورت ہے۔ پڑھنا لکھنا جانتے ہوں۔ رابطہ: 047-6214871

info@waqf-e-jadid.org

(ناظم دیوان وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان)

درخواست دعا

مختلف جگہوں پر بعض احمدی افراد مختلف جھوٹے مقدمات میں ملوث کئے گئے ہیں ان افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

اداریہ

اب میں احمدی ہوں

تعویذ گنڈوں سے نہیں ڈرتا

جب خدا پر ایمان کمزور ہو جائے اور دعاؤں سے توجہ ہٹ جائے تو تعویذ گنڈوں کا سہارا لیا جاتا ہے اور واقفان حال جانتے ہیں کہ یہ دھندا محض دنیاداری اور سادہ لوح لوگوں کو لوٹنے کا ذریعہ ہے۔

حضرت مسیح موعود کی پاک تربیت اور تعلیمات کے نتیجہ میں دور دراز علاقوں میں احمدی ہونے والے بھی خدا تعالیٰ پر سچا ایمان حاصل کرتے ہیں اور پھر نہ تعویذ گنڈے استعمال کرتے ہیں اور نہ ان ہتھکنڈوں سے خوفزدہ ہوتے ہیں۔

مربی سلسلہ مکرم منور احمد صاحب خورشید نے ارض بلال میں ایسے کئی واقعات کا ذکر کیا ہے ان میں سے چند ایک پیش ہیں۔

سینیگال کے کولخ ریجن میں ایک چھوٹا سا گاؤں پلاڈو ہے۔ وہاں سے ایک بڑی عمر کے دوست مکرم گاتم جالو صاحب نے بیعت کی۔ گاتم جالو صاحب کا تعلق فولانی قبیلہ سے ہے اور یہ زمینداری کے علاوہ جانوروں کا دیسی علاج معالجہ کرتے تھے۔ اس کے علاوہ تعویذ وغیرہ بھی بناتے تھے۔ لیکن جب احمدی ہوئے تو ان سب باتوں سے جو غیر شرعی تھیں، توبہ کر لی۔ ایک دفعہ ایک وٹرنری ڈاکٹر کولخ سے ان کے پاس آیا اور انہیں کہا کہ آج کل جانوروں میں ایک بیماری پھیل رہی ہے۔ اس لئے میرے جانوروں کے لئے کوئی تعویذ بنا دیں۔ گاتم صاحب نے کہا اب میں یہ تعویذ بنا کر آپ کو نہیں دے سکتا۔ اس پر وہ دوست بڑا حیران ہوا اور پوچھا، آپ کیوں نہیں بنا سکتے؟ اس پر گاتم صاحب نے کہا اب میں احمدی ہو چکا ہوں اور میں اب اس کام کو قرآن و حدیث کی رو سے ناجائز سمجھتا ہوں۔

کونگل کے علاقہ میں ایک فولانی زمیندار احمدی ہو گیا۔ احمدیت سے پہلے اس کا ایک پیر تھا جو موریطانیہ سے تھا اور ہر سال سینیگال میں آکر اپنے مریدوں سے ہدیہ وصول کر لیتا تھا۔

اس دوست کے احمدی ہونے کے بعد ایک دن یہ پیر صاحب حسب روایت ان کے گھر آ گئے۔ (پیر کو ان کی زبان میں شریف یا حیدرا کہتے ہیں) اس احمدی دوست نے حسب توفیق اس کی خاطر مدارت کی۔ فولانی لوگوں کا کام گائے پالنا ہے۔ ان میں سے گھر کے ہر فرد کے پاس اپنی اپنی گائیں ہوتی ہیں۔ یہی ان کی جائیداد ہوتی ہے۔

پیر صاحب اس آدمی کے ساتھ ان کے جانور دیکھنے گئے۔ جانوروں کو دیکھ کر جو سب سے اچھی گائے تھی، کہنے لگے میں نے یہ گائے لینی ہے۔ وہ آدمی کہنے لگا، پیر صاحب یہ ممکن نہیں ہے۔ میں آپ کو یہ گائے نہیں دے سکتا۔ پیر صاحب نے اس کے لئے کافی اصرار کیا مگر وہ آدمی نہ مانا۔ اس پر پیر صاحب جلال میں آ گئے اور کہا ٹھیک ہے۔ میں آج ہی تمہارے گھر کو جلا کر خاکستر کر دوں گا۔ اب چونکہ یہ آدمی احمدی ہو چکا تھا اور اسے یہ یقین ہو چکا تھا کہ یہ پیر میرا کوئی نقصان نہیں کر سکتا یہ صرف جعلی دعوے کرتا ہے، یہ کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ یہ فولانی لوگ چونکہ ہر وقت اپنے جانوروں کے ساتھ جنگلوں وغیرہ میں رہتے ہیں اس لئے اپنی حفاظت کے لئے ہر وقت اپنے پاس ایک لمبا سا چاقو رکھتے ہیں۔ اس پر احمدی دوست نے فوراً اپنا خنجر نکالا اور کہا اس سے پیشتر کہ تو میرا گھر جلائے میں اس خنجر کے ساتھ تمہارا کام تمام کرتا ہوں۔ اس پر پیر صاحب سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ نکلے اور پھر کبھی اپنے اس مرید کے علاقہ میں بھی نہیں پھٹکے۔ اس واقعہ سے باقی پیر پرست لوگوں کو بھی پیروں کی حقیقت اور ان کی جعلی قوت کا علم ہو گیا۔

مکرم علی وبا یو صاحب بصے کے قریب ڈانفا کنڈا نامی گاؤں میں رہتے تھے۔ اس گاؤں کے بیشتر لوگ جہانکے قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ لوگ اکثر مذہبی ہیں۔ آبادی کے اعتبار سے یہ گاؤں گیمبیا بھر کے بڑے دیہاتوں میں شمار ہوتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے مکرم علی وبا یو صاحب کو حلقہ بگوش احمدیت ہونے کی سعادت عظمیٰ سے نوازا۔ تو گاؤں والوں نے علمی تکبر و نخوت اور ذاتی اختلافات کی وجہ سے آپ کی سخت مخالفت شروع کر دی۔ لیکن مخالفین حق کی سب کوششیں لاحاصل اور ریت کے گھروندے ثابت ہوئیں اور ان لوگوں کا کوئی بھی ظالمانہ حربہ آپ کے پائے استقلال کو ذرہ بھر جنبش نہ دے سکا۔ علمی بحثوں اور دیگر جملہ انواع کے ہتھکنڈوں میں ناکامی دیکھ کر مخالفین نے ایک نیا حربہ آزمانے کی ترکیب سوچی اور وہ کچھ یوں تھی۔

ایک دفعہ ایک مرابو (پیر صاحب) نے اپنے خیال کے مطابق ایک بکری کے سینگ کا ایک خطرناک قسم کا تعویذ تیار کیا اور ایک میٹنگ میں بایو صاحب کو بات چیت کے لئے دعوت دی۔ بایو صاحب کی آمد پر بحث و تمحیص شروع ہوئی لیکن جلد ہی حزب مخالف کے علما حسب عادت گالی گلوچ پر اتر آئے۔ آپ بڑے صبر و شکر اور حکمت عملی سے ان کے ساتھ بات چیت کرتے رہے۔ آخر میں اس پیر صاحب نے اپنا بکری کے سینگ سے تیار کردہ خطرناک قسم کا تعویذ لے کر ان کی طرف اشارہ کیا اور اعلان کیا۔ اب میرا یہ تعویذ تمہارا کام ختم کر دے گا۔ آپ نے وہی تعویذ لے کر اس پیر کی طرف کر دیا اور کہا، یہ تعویذ انشاء اللہ میرا تو کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ لیکن اب تمہیں ضرور ہلاک کر دے گا۔

پھر سب گاؤں والوں نے دیکھا اللہ تعالیٰ نے اس پیر صاحب کے خاندان کو پورے گاؤں کے لئے نشان عبرت بنا دیا۔ پیر صاحب اس واقعہ کے بعد جلد ہی معمولی سے بیمار ہوئے اور اس دنیا سے سدھار گئے اور اسی طرح تھوڑے دنوں بعد ہی ان کا ایک جواں سال بیٹا بھی لقمہ اجل بن گیا اور اس کے برعکس اللہ تعالیٰ نے مکرم بایو صاحب کے مال و نفوس میں غیر معمولی برکت عطا فرمائی۔

حقیقت یہ ہے کہ سعید روحیں اس کام سے بالطبع نفرت کرتی ہیں اور پھر بالآخر انہیں ہدایت نصیب ہو جاتی ہے۔

گیمبیا کے ایک نوجوان مکرم ڈاکٹر خلیل ینگا ڈو صاحب تحصیل علم کی خاطر جرمنی تشریف لے گئے۔ گیمبین روایت کے مطابق ہر کسی نے اپنی محبت میں ان کی نمایاں کامیابی اور پھر ہر دکھ درد اور ابتلا سے محفوظ رہنے کے لئے انہیں ایک ایک جُوجُو (تعویذ) پہنا دیا۔ جب یہ دوست اپنے کالج میں پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ ان کے ساتھی طلبہ تو تعویذ کی نعمت سے محروم ہیں۔ میں صرف اکیلا ہی انہیں پہنے پھرتا ہوں لیکن یہ لوگ تعویذ نہ ہونے کے باوجود مجھ سے زیادہ ذہین اور قابل ہیں۔ مجھے اپنے تعویذوں کی بنا پر ان سب سے بہتر ہونا چاہئے تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا میں روزانہ اپنے گھر آ کر سوچتا کہ آیا یہ سب غلط ہیں یا میں انہیں پہن کر بیوقوف بنا ہوا ہوں۔ کافی دنوں کے غور و فکر کے بعد میں نے انہیں پھینکنے کا فیصلہ کر لیا لیکن اپنے کمزور اعتقاد کی بنا پر پھینکنے سے ڈرتا بھی تھا کہ کہیں مجھے یہ نقصان نہ پہنچا دیں۔ اسی بے یقینی کے عالم میں کافی دن گزر گئے۔ دل اور دماغ کے درمیان مسلسل جنگ ہوتی رہی۔ آخر ایک دن میں نے فیصلہ کر لیا کہ یہ بالکل دھوکہ اور فریب ہے۔ اب میں ضرور ان سے جان چھڑا کر ہی رہوں گا۔ اب یہ سوال تھا کہ انہیں کس طرح ختم کیا جائے؟ اگر پھینک دوں تو شاید اپنی ضعیف الاعتقادی کے باعث دوبارہ اٹھا کر نہ پہن لوں۔

انہوں نے ایک دن سارے تعویذ اٹھائے اور چولہے میں پھینک دیئے۔ جس میں سارے تعویذ جل کر راکھ ہو گئے اور ان سے جان چھوٹ گئی۔ جب جرمنی سے واپس آئے تو کچھ عرصہ بعد ان کا جماعت کے بعض دوستوں سے رابطہ ہوا۔ نیک فطرت اور سعید روح تھے، جلد آغوش احمدیت میں آ گئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ سویڈن

9

اخبار کو انٹرویو کا بقیہ حصہ۔ سویڈش ٹی وی کو انٹرویو۔ فیملی ملاقاتیں اور میڈیا کوریج

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

11 مئی 2016ء

حصہ دوم آخر

اخباری نمائندہ نے سوال کیا کہ کیا آپ عورت سے ہاتھ ملائیں گے یا نہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا۔ کیونکہ میں ایک مذہبی رہنما ہوں اور میں اپنی مذہبی تعلیمات اور روایات کی پیروی کرتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دنیا میں بہت سے قبائل اور مذاہب ہیں جن کے اپنے طور طریق ہیں اور وہ ہاتھ نہیں ملاتے۔ ہندوؤں کا اپنا طریقہ ہے وہ ہاتھ جوڑ کر نمستے کر دیتے ہیں۔ جاپانیوں کا اپنا طریقہ ہے اور وہ صرف جھکتے ہیں۔ افریقہ میں بھی بعض چیف ہوتے ہیں جو ہاتھ نہیں ملاتے اور دوسروں کی موجودگی میں کھانا بھی نہیں کھاتے۔ تو ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ غلط ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر میں ملکی قوانین پر عمل کرنے والا ہوں۔ اگر میں اپنے ملک سے پیار کرتا ہوں۔ اگر میں ملک کی ترقی کے لئے بھرپور کوشش کر رہا ہوں اور اس کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں اور قابلیتیں بروئے کار لا رہا ہوں تو مجھے ایک ایسا شخص نہیں سمجھا جائے گا جو اس معاشرے کا حصہ نہیں بن رہا۔ ملک کے ساتھ وفاداری ظاہر کرنے کے لئے عورتوں کے ساتھ ہاتھ ملانا یا شراب پینا ضروری نہیں ہے۔ بہت سارے عیسائی ہیں جو شراب نہیں پیتے یا شراب خانوں میں نہیں جاتے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ معاشرے کا حصہ نہیں ہیں۔ یہودیوں میں عورتوں کو مردوں کے ساتھ ہاتھ ملانے کی ممانعت ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ وہ اس پر عمل نہیں کرتے۔ اگر یہی حرکت کوئی یہودی کرتا تو آپ اس کو اتنا بڑا مسئلہ نہ بناتے اور اس کے خلاف بولنے والے کو Anti-Semitism کا نام دے دیتے۔ لیکن چونکہ یہ کسی (-) نے کیا ہے اس لئے سب پریشان ہوگئے ہیں۔

نمائندہ نے کہا کہ آپ (-) Radical اور عورتوں سے ہاتھ ملانا یا نہ ملانا اس طرح کے سوالات سے تھک گئے ہوں گے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ (دین حق) کو Radical کہنا یا (دین حق) کا Radical ہونا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اس سے دنیا کا امن خراب ہو رہا ہے۔ اگر کوئی سویڈش (-) Radicalise ہوتا ہے تو یہ صرف سویڈن کے لئے پریشان کن نہیں بلکہ وہ دنیا کے کسی بھی ملک کے لئے خطرہ ہے۔ جیسا کہ یہاں سے ایک سویڈش برسلز میں گیا تھا۔ پس اگر مالمو میں ایک شخص Radicalise ہوتا ہے تو وہ صرف مالمو کے لئے نہیں بلکہ پوری دنیا کے لئے خطرہ ہے۔ اگر کوئی جنوبی افریقہ یا جنوبی امریکہ میں Radicalise ہوتا ہے تو وہ دنیا کے ہر ملک کے لئے خطرہ ہے۔ اگر کوئی ایران، اردن، سیریا یا مصر میں Radicalise ہوتا ہے تو وہ ساری دنیا کے لئے خطرہ ہے۔ تو یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے اور اس کو مختلف طریق سے حل کرنا ہوگا۔ اس لئے اس کا ہاتھ ملانے والے مسئلہ کے ساتھ مقابلہ نہیں کر سکتے۔ سیاستدانوں نے اس مسئلہ کو صرف اور صرف لوگوں کی توجہ پھیرنے کے لئے اٹھایا ہے۔

اس کے بعد نمائندہ نے سوال کیا کہ آپ کا ہم جنس پرستی کے بارہ میں کیا نظریہ ہے؟ اگر کوئی ہم جنس پرست ہو تو وہ اس نئی بننے والی (بیت الذکر) میں آسکتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن کریم کی نسبت بائبل میں Homosexuality پر زیادہ تفصیل سے بات کی گئی ہے۔ اگر آپ حقیقی طور پر عیسائیت پر عمل پیرا ہیں تو آپ اس فعل کو ناپسند کریں گے۔ آپ نے قوم لوط کا نتیجہ بھی دیکھا جنہیں سزا دی گئی اور تباہ کر دیئے گئے۔ اس کی تفصیل بائبل میں بھی بیان کی گئی ہے۔ اگر آپ خدا پر یقین رکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ بائبل میں جو بھی لکھا ہے سچ ہے تو بائبل کہہ رہی ہے کہ یہ لوگ اپنی بداعمالیوں کے نتیجہ میں تباہ و برباد کر دیئے گئے تھے۔ پھر اس زمانہ کے لوگوں کو سزا کیوں نہیں ملے گی؟ دوسری بات یہ ہے کہ اگر کوئی ہم جنس پرست ہے تو کیا ضروری ہے کہ وہ اعلان کرے کہ میں Homosexual ہوں؟ اگر کوئی علی الاعلان بھی کہے کہ وہ ہم جنس پرست ہے تو ہم اس کو اس (بیت الذکر) میں آنے سے نہیں روکیں گے۔ لیکن اس کے ساتھ ہمدردی کرتے ہوئے ہم اس کو یہ ضرور بتائیں گے کہ اس کو اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنی چاہئے ورنہ قرآن اور بائبل کی تعلیمات کے مطابق اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے عذاب اور سزا ملے گی۔ اب تو ماہر نفسیات بھی یہ تسلیم کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ایک نفسیاتی بیماری ہے جس کا علاج موجود ہے۔ مگر Homosexuality کے متعلق بنائے جانے والے قوانین کی وجہ سے وہ خاموش ہیں۔ دیکھیں کہ جب یہ قوانین نہیں بنے تھے اس وقت بھی Homosexual موجود تھے مگر ایسے لوگ صرف وہی تھے جنہیں بچپن میں کوئی نفسیاتی مسئلہ تھا جس کی وجہ سے وہ ایسے بن گئے مگر مختلف اسمبلیوں کی طرف سے قوانین کے پاس ہونے کے بعد ایسے لوگ بھی جنہیں بچپن میں کوئی نفسیاتی مسئلہ نہیں تھا وہ بھی ان ہم جنس پرستوں کے زیر اثر آ رہے ہیں اور صرف اور صرف شہوت کی خاطر اس طرف آ رہے ہیں۔ اگر آپ Homosexuals کا ڈیٹا دیکھیں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ لوگوں کو چالیس یا پچاس سال کے قریب جا کر مسائل پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں اور وہ اس وقت اپنے پارٹنر کو چھوڑنا چاہتے ہیں۔ بعض جو بڑی عمر میں Homosexual کلب وغیرہ میں شامل ہوتے ہیں۔ ان میں سے بعض شادی شدہ بھی ہوتے ہیں جن کی بیویاں بھی پریشان ہوتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ان لوگوں نے ہماری شادی شدہ زندگی برباد کر دی ہے۔ ایسے لوگوں نے پہلے کبھی Homosexuality کی طرف جانے کا سوچا بھی نہیں ہوتا لیکن اب صرف اور صرف اپنی شہوانیت کی خاطر Homosexual Clubs میں جانے لگ گئے ہیں۔

اس پر اخباری نمائندہ نے کہا کہ یہ تو صرف ان لوگوں کے لئے جو مذہب کو مانتے ہیں۔ لیکن بہت سارے لوگ تو مذہب کو مانتے ہی نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں بعض ایسے ہم جنس پرستوں کو جانتا ہوں جو (-) ہیں۔ جب میں نے انہیں کہا کہ اپنا علاج کروائیں تو وہ علاج سے ٹھیک ہوئے۔ انہوں نے Homosexual پارٹنر سے اپنی نفسانی خواہشات پوری کرنا چھوڑ دیا اور پھر عورت سے شادی کی اور اب وہ عورت کے ساتھ تعلق قائم کر کے خوش ہیں۔

اخباری نمائندہ نے کہا کہ پھر آپ کا ایسے لوگوں کے بارہ میں کیا خیال ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں تو ایسے لوگوں کے ساتھ ہمدردی رکھتا ہوں۔ جب مجھے پتہ ہے کہ خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کو سزا دے گا تو میں ان کے ساتھ ہمدردی کی وجہ سے انہیں سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں اور میں ایسے لوگوں سے نفرت نہیں کرتا۔ اگر ان میں سے کوئی ہماری (بیت الذکر) میں آکر دعا کرنا چاہے تو وہ آسکتا ہے۔ میں ان کو (بیت الذکر) آنے سے نہیں روکوں گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ Homosexual نہیں ہیں اور مخالف جنس کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں تو کیا آپ سڑکوں پر آکر یہ تعلق قائم کرتے ہیں؟ یا پھر اعلان کرتے پھرتے ہیں کہ میں نے یہ تعلق قائم کرنا ہے۔ اگر آپ اعلان نہیں کر رہے ہے تو پھر Homosexuals کے بارے میں اتنا شور مچانے کی کیا ضرورت ہے؟ کوئی بھی یہ نہیں کہتا کہ میرا اپنی بیوی اپنی دوست یا Partner کے ساتھ جنسی تعلق قائم کرنے کا حق ہے اور میں قائم کرتا ہوں۔ اس کا کہیں بھی اعلان نہیں ہوتا یا کسی اخبار میں کوئی خبر نہیں چھپتی۔

اس کے بعد نمائندہ نے سوال کیا کہ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ جدید معاشرے کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرا یقین ہے کہ مذہب اپنی تعلیمات پر عمل پیرا کرانے کے لئے آتا ہے نہ کہ دوسروں کے خیالات اور روایات پر عمل پیرا ہونے کے لئے۔ تمام انبیاء اسی وقت آئے جب روحانیت پست ہوگئی تھی اور یہی حال اب ہے۔ آجکل ہم لوگ دنیا کی طرف حد سے زیادہ مائل ہو چکے ہیں۔ روحانیت اور مذہب اندھیرے کا شکار ہو چکے ہیں۔ اس کے بارہ میں کوئی نہیں سوچتا۔ یہ صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو کہتی ہے کہ ہمیں تمام بنی نوع انسان کو ان کے خالق کے قریب کرنا ہے تا کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی ہو سکے۔ پس میں تو ہر ایک کے ساتھ ہمدردی رکھتا ہوں۔ میں کسی شخص سے نفرت نہیں کرتا۔ اگر میں کسی چیز کو ناپسند کرتا ہوں تو وہ کسی شخص کا کوئی فعل ہوتا ہے نہ کہ وہ شخص۔ اگر کوئی چور ہے یا قاتل ہے تو میں اس کے اس فعل کو سخت ناپسند کرتا ہوں مگر اس شخص کو ناپسند نہیں کرتا۔ میں ایسے شخص کے لئے دعا کرتا ہوں کہ وہ اپنی اصلاح کرے اور تمام برے کاموں سے توبہ کرے۔ یہی میرا مذہب ہے اور اسی مذہب کو ہم نے پھیلانا ہے اور قرآن کریم کہتا ہے کہ مذہب میں کوئی جبر نہیں۔ اگر آپ اس کو مانتے ہو تو بہت اچھی بات ہے۔ اگر نہیں مانتے تو آپ کی مرضی ہے۔ آپ آزاد ہیں۔ تاہم اس کے ساتھ ساتھ ہم سب انسان ہیں۔ ہم کسی بات کو مانتے ہیں یا اسے رد کرتے ہیں مگر بحیثیت انسان ہم سب کو دوستانہ ماحول میں ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہنا چاہئے اور معاشرے کی ترقی کے لئے کام کرنا چاہئے۔

اس کے بعد اخباری نمائندہ نے کہا کہ اخبارات میں آپ کو (-) Pope بھی کہا جاتا ہے۔ اس کے بارے میں آپ کیا کہیں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ مجھے (-) Pope کہنا چاہتے ہیں تو آپ کی مرضی ہے۔ اگر میں اپنی اصطلاح استعمال

کروں تو میں کیتھولک Pope کو Christian Caliph کہوں گا۔ (یہ تو صرف اصطلاح ہے)

اس اخباری نمائندہ نے آخری سوال پوچھا کہ کیا آپ کیتھولک پوپ سے مل چکے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میری پوپ سے ملاقات تو کبھی نہیں ہوئی لیکن مجھے پوپ کی بعض تقاریر اور اقوال پسند ہیں۔

اس انٹرویو کے آخر میں اخباری نمائندہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا۔

سویڈش نیشنل ریڈیو کو انٹرویو

بعد ازاں سویڈش نیشنل ریڈیو کی نمائندہ Anna Bubehko نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔ موصوفہ نے کہا کہ میرا طریق ہے کہ جب بھی میں کسی کا انٹرویو لیتی ہوں تو اس سے ان کا تعارف پوچھتی ہوں۔ لہٰذا آپ بھی بتائیں کہ آپ کون ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں خدا تعالیٰ کا ایک عاجز انسان ہوں۔ میرا 2003ء میں بطور سربراہ جماعت احمدیہ انتخاب ہوا تھا جس کو ہماری جماعت خلیفہ کے نام سے پکارتی ہے۔ پس تب سے میں اس جماعت کی سربراہی کر رہا ہوں۔

موصوفہ نے پوچھا کہ خلیفہ بننا کیسا لگتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ یہ کوئی سیاسی یا دنیاوی لیڈرشپ کی طرح نہیں ہے۔ اپنے پیروکاروں کا خیال رکھنا انہیں (دین حق)، قرآن اور نبی کریم ﷺ کی اصل تعلیمات کے بارہ میں بتانا میری ذمہ داری ہے اور اس مقصد کی پیروی کرنا جس کو لے کر بانی جماعت احمدیہ آئے تھے اور وہ مقصد یہ تھا کہ بنی نوع انسان کو اس کے خالق حقیقی کے قریب کیا جائے اور بنی نوع انسان کو حقوق العباد کی ادائیگی کا احساس دلایا جائے۔

موصوفہ نے پوچھا کہ دنیا میں ملینز کی تعداد میں احمدی (-) ہیں۔ آپ دوران سال کتنا سفر کرتے ہیں؟

گو کہ میں سفر تو کرتا ہوں مگر میں یہ نہیں کہوں گا کہ احمدیوں کی بہت بڑی تعداد کے ساتھ مل چکا ہوں۔ میں نے مشرقی و مغربی افریقہ، انڈیا، نارتھ امریکہ، یورپ، جاپان، نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا کے دورے کئے ہیں جہاں میں افراد جماعت کے ساتھ ملا ہوں۔ گزشتہ 13 برس کے دوران میں نے ان ممالک کے دورے کئے ہیں۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ سال میں دو یا تین ماہ سے زیادہ عرصہ میں باہر گزارتا ہوں۔

موصوفہ نے پوچھا کہ کیا کوئی ایسا ملک بھی ہے جہاں آپ نہ گئے ہوں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کافی ملک ہیں جہاں میں کبھی نہیں گیا۔ انڈونیشیا میں ہماری بہت بڑی جماعت ہے وہاں میں کبھی نہیں گیا۔ ملائشیا میں ہماری جماعت ہے اور وہاں بھی نہیں گیا۔ اسی طرح جنوبی امریکہ میں ہماری جماعت میں اضافہ ہو رہا ہے اور وہاں بھی نہیں گیا۔ مغربی افریقہ کے بعض ممالک میں نہیں گیا۔ سیرالیون، لائبیریا اور آئیوری کوسٹ نہیں گیا۔ مشرق وسطیٰ کے ممالک میں ہماری جماعت قائم ہے مگر وہاں نہیں جاسکتا۔ پاکستان میں ہماری بہت بڑی جماعت ہے جہاں میں خلیفہ منتخب ہونے سے پہلے رہائش پذیر تھا اور خلیفہ بننے کے بعد وہاں نہیں جاسکتا کیونکہ وہاں ایسے قوانین ہیں جن کی وجہ سے ہم اپنے عقیدے کا اظہار اور پرچار نہیں کرسکتے۔

اس کے بعد موصوفہ نے کہا کہ آپ کے نزدیک اس وقت احمدی (-) کے لئے سب سے بڑا سوال کیا ہے؟ اور آپ کی توجہ کس طرف ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ میں نے پہلے بتایا کہ میری ذمہ داری بنی نوع انسان کو اس کے خالق کے قریب کرنا ہے اور یہ کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ آج کے دور میں لوگ مذہب کی بجائے دنیا کی طرف زیادہ رغبت رکھتے ہیں اور پھر یہ بھی ذمہ داری ہے کہ لوگ ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں۔ کیونکہ جب تک آپ دوسروں کے حقوق ادا نہیں کرتے آپ امن قائم نہیں کرسکتے۔ اگر ہر ایک اپنے اوپر عائد دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کر رہا ہو تو پھر لڑائی جھگڑے کی کوئی صورت نہیں بچتی۔

موصوفہ نے اس پر کہا کہ یہ پہلو تو کافی وسیع ہیں۔ آپ کسی ٹھوس بات کی مثال دے سکتے ہیں جس پر آپ کام کر رہے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمارا یہی مشن ہے اور اسی مشن پر دنیا بھر میں کام ہو رہا ہے۔ ایک تو مشنری کا کام ہے۔ یعنی ہم حقیقی (دینی) تعلیمات جو قرآن کریم میں بیان ہوئیں اور پیغمبر اسلام کے اسوہ میں دیکھنے کو ملیں ان کی (اشاعت) کرتے ہیں اور دوسری چیز انسانیت کی خدمت ہے جو ہم تیسری دنیا کے ممالک میں بجا لارہے ہیں۔ مثال کے طور پر ہم سکول، ہسپتال اور دیگر سہولیات مہیا کر رہے ہیں۔ تیسری دنیا کے بعض ممالک بالخصوص افریقہ میں بعض ایسی جگہیں ہیں جہاں پینے کا پانی نہیں ہے۔ پھر ہم نے اس طرح کے کئی اور انسانی خدمت کے پراجیکٹس شروع کر رکھے ہیں جس میں ماڈل ولیج کی تعمیر وغیرہ شامل ہیں۔ اس طرح کے کئی اور کام ہیں۔ مجھے نہیں پتہ کہ آپ معین طور پر کیا پوچھنا چاہ رہی ہیں۔

اس پر خاتون صحافی نے کہا کہ میری مراد تھی ایسی چیزیں جن پر آپ اس وقت زیادہ توجہ کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ (دعوت الی اللہ) کا کام ہے۔ (دینی) تعلیمات کو پھیلانے کا کام ہے اور پھر انسانی خدمت کا کام ہے۔ یہی دو کام ہماری توجہ کا مرکز ہیں۔

اس کے بعد موصوفہ نے سوال کیا کہ مارچ میں گلاسگو میں ایک احمدی (-) کو قتل کر دیا گیا تھا۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں اس واقعہ نے برطانیہ میں جماعت احمدیہ پر کیا اثر کیا؟

آپ کو پتہ ہے کہ یورپین ممالک اور یوکے میں مذہبی آزادی ہے۔ ایک قتل کا واقعہ ہوا تھا اور جس شخص نے یہ قتل کیا تھا اس کو پولیس نے پکڑ لیا ہے اور وہ اس وقت جیل میں ہے اور اسے اس کی سزا مل جائے گی۔ وہاں کی حکومت اور معاشرہ ہمیں تحفظ دے رہا ہے۔ یہاں تک کہ بعض مسلمان جماعتوں نے بھی ہمارے حق میں نیک جذبات کا اظہار کیا ہے۔ اب مجھے نہیں پتہ کہ انہوں نے یہ حکومت اور میڈیا کے دباؤ میں آکر ایسا کیا ہے یا لوگوں کا دباؤ تھا۔ لیکن بہر حال یہ جماعت احمدیہ کے لئے نقصان تھا اور اس کے ذریعہ یوکے میں کوئی اچھی مثال قائم نہیں ہوئی۔

موصوفہ نے کہا کہ کیا قتل کے اس واقعہ کے بعد آپ کی بیوت الذکر کی سیکیورٹی میں اضافہ ہوا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بالکل اضافہ ہوا ہے۔ حتیٰ کہ بعض علاقوں میں جہاں مسلمانوں کی بڑی تعداد ہے وہاں پولیس نے خود ہمیں اپنی سیکیورٹی بڑھانے کا کہا ہے۔

موصوفہ نے پوچھا کہ آپ کا کیا خیال ہے کہ مستقبل میں آپ کو اپنی سیکیورٹی میں مزید اضافہ بھی کرنا پڑے گا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کو پتہ ہے کہ دنیا کے حالات کیسے بدل رہے ہیں؟ اور یہ صرف احمدیوں کی سیکیورٹی کی بات نہیں بلکہ ہر ایک کی سیکیورٹی کا سوال ہے۔ Radicalised لوگوں کا سلسلہ اسی طرح کچھ اور عرصہ چلا تو آپ خود بھی محفوظ نہیں ہوں گی۔ ابھی تک یورپ میں احمدیوں کی پبلک جگہوں یا اجتماعوں پر حملہ نہیں ہوا مگر پیرس اور برسلز میں عام جگہوں پر بھی جس طرح حملہ آوروں نے سفاکی کا مظاہرہ کیا وہ آپ نے دیکھ ہی لیا۔

اس کے بعد موصوفہ نے سوال کیا کہ (-) کے اندر فرقہ واریت میں اضافہ ہو رہا ہے اور سنی اور شیعہ کا تنازعہ بھی ہے۔ اس سے آپ کی جماعت کو کیا اثر پڑتا ہے؟ آپ اس کے بارہ میں کیا کہیں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: شدت پسند (-) تو ہر ایک کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ وہ مجھے بھی اور آپ کو بھی نشانہ بنا سکتے ہیں۔ جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے تو ہمیں دوہرا خطرہ ہے کیونکہ وہ لوگ ہمارے عقائد کے اختلاف کی وجہ سے بھی ہمارے خلاف ہیں...... لیکن ہم امن پسند لوگ ہیں۔ جب دو (بیوت الذکر) میں ہمارے سو کے قریب احمدی مار دیئے گئے۔ اس وقت بھی ہم نے کسی قسم کا بدلہ لینے کی کارروائی نہیں کی۔ ہم امن کے ساتھ رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ حکومت نے بعض لوگوں کو گرفتار بھی کیا جو ان حملوں میں ملوث تھے لیکن ان میں سے بعض کو تو سزا دی گئی اور بعض کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا اور بعض کو ہر قسم کے الزام سے بری قرار دے کر آزاد کر دیا گیا۔ اس وقت بھی ہم نے کچھ نہیں کیا اور نہ ہی کر سکتے ہیں کیونکہ ملک کا قانون ہمارے خلاف ہے۔ پس یہی ہمارا طریق ہے اور ہم اسی طرح سب کچھ برداشت کرتے ہیں۔

موصوفہ نے کہا کہ آپ نے مذہبی آزادی کی بات کی ہے جس سے میں سمجھی ہوں کہ آپ لوگ جہاں بھی رہتے ہیں ایک اقلیت کی حیثیت سے رہتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مسلم دنیا میں ایک اقلیت کی حیثیت سے رہتے ہیں۔ مگر یہاں یورپ میں تو بعض خاص نسلوں یا مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ رہتے ہیں جن کا شمار یہاں اقلیتوں میں ہوتا ہے مگر آپ لوگ تو ہمیں (-) ہی سمجھتے ہیں۔...... اس لئے یورپ میں ہم (-) اقلیت ہیں نہ کہ احمدی اقلیت۔

موصوفہ نے کہا کہ ایک اقلیت کی حیثیت سے ہمیشہ یہ سوال اٹھتا ہے کہ آپ کو اپنی گردونواح میں بسنے والی اکثریت کے رسوم و رواج میں کس حد تک ڈھالنا ہوگا؟ حال ہی میں ایک مسلمان سیاستدان کی خواتین کے ساتھ مصافحہ نہ کرنے پر ہونے والی بحث کا آپ کو علم ہوگا۔ میرا سوال یہ ہے کہ آپ کے گردونواح میں رہنے والی کمیونٹی کی توقعات مثال کے طور پر عورت سے ہاتھ ملانا وغیرہ آپ کی مذہبی آزادی کو کب اور کس طرح فسخ کرتی ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم یہاں اور یورپ میں جہاں کہیں بھی ہیں معاشرہ کا بھرپور حصہ ہوتے ہیں۔ آپ یہاں بھی اگر ہمسایوں سے پوچھیں گو کہ یہ ایک گاؤں ہے جہاں بہت زیادہ آبادی نہیں ہے مگر دوسرے قصبوں اور شہروں میں احمدی ہر جگہ معاشرہ کا بھرپور حصہ ہیں۔ آپ صحافی ہونے کی حیثیت سے بتائیں آپ کے نزدیک Integration کی کیا تعریف ہے؟ آپ کے نزدیک Integration کی تعریف اور ہے اور میرے نزدیک اور ہے۔ میرے خیال میں اگر میں ملکی قانون پر عمل کرتا ہوں، ملک کے ساتھ وفادار ہوں، ملک کے شہریوں کے حقوق ادا کرتا ہوں اور اس ملک کی ترقی کے لئے بھرپور کوشش کرتا ہوں تو میرے نزدیک میں اس ملک میں Integrated ہوں اور اس ملک کا حصہ ہوں اور یہی بات میں نے رسول کریم ﷺ کے قول سے سیکھی ہے کہ وطن سے محبت آپ کے ایمان کا حصہ ہے۔ ہاتھ ملانا تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ یہ تو ثقافتی، روایتی اور بسا اوقات مذہبی چیز ہے۔ اگر میں ایک مذہبی انسان ہوں اور میرا مذہب مجھے تعلیم دیتا ہے کہ عورت کی عزت کی خاطر اس کے ساتھ ہاتھ نہیں ملانا۔ میرا مذہب کہتا ہے کہ عورت کے ساتھ ہاتھ نہ ملاؤ اور اس کی حد سے زیادہ عزت کرو تو یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ لیکن اس کو جھوٹی شہرت کی خاطر مسئلہ بنایا جا رہا ہے اور اسے دیگر مسائل کی نسبت زیادہ اچھالا جا رہا ہے۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس ملک کا رواج ہے۔ اگر میں آپ سے ہاتھ نہیں ملاتا تو اس سے معاشرے کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ اس سے آپ کے جذبات مجروح نہیں ہوتے۔ اگر میرا مذہب کہتا ہے کہ عورت کے ساتھ اس کی عزت کی خاطر ہاتھ نہ ملاؤ تو اس تعلیم کے پیچھے بھی کوئی حکمت ہے جسے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ مگر مجھے پتہ ہے کہ میری اپنی روایات ہیں، میری اپنی تعلیمات ہیں جن پر میں عمل کرتا ہوں اور دوسروں کو چاہئے کہ وہ میری روایات کو برداشت کریں اور ایک دوسرے کے ساتھ Integrate کرنے کا یہی طریقہ ہے۔ آج کی دنیا میں ہر ملک میں مختلف مذاہب کے پیروکار رہتے ہیں اور ہر مذہب کے اپنے طور طریقے ہیں جن کے ساتھ ہمیں سمجھوتہ کرنا ہوگا۔ اگر آپ مذہبی آزادی سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو گردونواح کے معاشرہ کو اس آزادی کو تسلیم کرنا ہوگا۔ اگر معاشرہ کی طرف سے تقاضے بڑھتے چلے جائیں تو ایک نقطہ ایسا بھی آئے گا جب آپ کو مذہبی آزادی نہیں حاصل ہوگی۔

بعدازاں موصوفہ نے سوال کیا کہ آپ نے بتایا کہ دعوت الی اللہ بھی آپ کے مشن کا حصہ ہے۔ تو کیا سویڈن میں بھی دعوت الی اللہ آپ کے مشن کا حصہ ہے؟

اس پر حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سویڈن میں بھی ہم (دعوت الی اللہ) کر رہے ہیں اور بعض سویڈش لوگ ہماری جماعت میں شامل بھی ہوئے ہیں۔ صرف پاکستانی یا ایشین لوگ ہی احمدی نہیں ہیں بلکہ سویڈن میں بھی اور دنیا کے دیگر ممالک میں بھی لوکل افراد جماعت احمدیہ میں داخل ہو رہے ہیں۔

اس کے بعد موصوفہ نے سوال کیا کہ آپ کے نزدیک (دعوت الی اللہ) کا کام کتنی اہمیت کا حامل ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم نے تو یہ پیغام پھیلانا ہے۔ جب انبیاء آتے ہیں تو وہ یہ مشن لے کر آتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا پیغام دیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ ہمارا کام بنی نوع انسان کو اس کے خالق کے قریب کرنا ہے۔ پس (دعوت الی اللہ) کا کام غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔ جو لوگ دیکھتے ہیں کہ ہماری تعلیمات اچھی ہیں وہ ہمارے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے لاکھوں کی تعداد میں ہر سال لوگ ہماری جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ یہاں بھی جرمنی اور یورپ کے بعض دیگر حصوں میں کافی لوگ ہماری جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔

موصوفہ نے کہا (دعوت الی اللہ) کاموں کے حوالہ سے کچھ مزید بتا سکتے ہیں کہ یہ کتنا وسیع ہے؟

اس پر حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ تقریباً 207 ممالک میں ہمارے مشن قائم ہیں اور جن ممالک میں احمدیوں کی تعداد زیادہ ہے ان ممالک کے ہر شہر اور قصبہ میں ہمارے مشن قائم ہیں۔ وہاں ہماری (بیوت الذکر) ہیں۔ ہم اپنا پیغام پھیلا رہے ہیں اور آئندہ بھی پھیلاتے رہیں گے (انشاء اللہ)۔ اس (دعوت الی اللہ) کے نتیجہ میں جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا لاکھوں کی تعداد میں ہر سال احمدی ہماری جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔ (دعوت الی اللہ) کے ذریعہ ہم (دین حق) کی اور قرآن کریم کی حقیقی تعلیمات کا پرچار کرتے ہیں جو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتی ہیں، ایک دوسرے کی عزت و احترام کرنے کی طرف توجہ دلاتی ہیں۔ قرآن کریم میں عورتوں کے حقوق کی ضمانت دی گئی ہے، عورتوں کو وراثت کا حق دیا گیا ہے، عورت کو خلع کا حق دیا گیا ہے۔ یورپ میں تو یہ حقوق چند دہائیوں پہلے دیئے گئے تھے۔ پس یہ وہ تعلیمات اور قرآنی احکام ہیں جن پر ایک سچا (-) عمل پیرا ہوتا ہے۔ جب لوگوں کو (دینی) تعلیمات کی حقیقت کا پتہ چلتا ہے تو وہ ہمارے ساتھ آ کر شامل ہو جاتے ہیں۔ ہمارا مقصد اس پیغام کو دنیا کے مختلف حصوں تک لے کر جانا ہے اور یہی کام ہم کر رہے ہیں۔

اس کے بعد موصوفہ نے پوچھا کہ جمعہ کے روز آپ کا خطبہ لائیو نشر ہوگا۔ اس خطبہ میں آپ کیا پیغام دیں گے؟

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میرا خطبہ (بیت الذکر) کے حوالہ سے ہوگا۔ بالعموم جب میں کسی (بیت الذکر) کا افتتاح کرتا ہوں تو میں (بیت الذکر) کی اہمیت کا موضوع لیتا ہوں اور بتاتا ہوں کہ یہ (بیت الذکر) کس طرح بنی اور جماعت نے اس (بیت الذکر) بنانے کے لئے کس طرح قربانیاں کیں۔ ہماری کیا تعلیمات ہیں اور کس طرح ہم سب کو اکٹھے ہو کر اپنے خالق کے سامنے جھکنا چاہئے۔ تو میرے خطبہ کا موضوع (بیت الذکر) ہی ہوگا۔

موصوفہ نے کہا کہ میرے علم میں آیا ہے کہ آپ یہاں پر مختلف فیملیز کا انٹرویو بھی کریں گے۔ یہ کتنا اہم ہے؟

اس پر حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: انٹرویو تو نہیں فیملیوں کے ساتھ ملاقاتیں ہوتی ہیں۔ احمدیوں کے دل میں خلافت کے لئے بہت محبت ہوتی ہے اور خلافت کو بھی جماعت کے لوگوں سے بہت پیار ہوتا ہے جس طرح آپ کو اپنے بچوں سے پیار ہوتا ہے۔

یہ چاروں انٹرویوز، بارہ بجکر چالیس منٹ پر ختم ہوئے۔

فیملی ملاقاتیں

آج صبح کے اس سیشن میں 15 فیملیز کے 46 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ ان تمام فیملیز نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

ملاقات کرنے والی ان فیملیز میں سے آٹھ فیملیز کا تعلق سویڈن کی جماعت لولیو (Lulea) سے ہے اور یہ فیملیز 1510 کلومیٹر کا طویل ترین فاصلہ طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔ ان میں سے بعض فیملیز ایسی بھی تھیں جو اپنی زندگی میں پہلی بار حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پا رہی تھیں۔ آج کا دن ان کی زندگی میں ایک انتہائی یادگار اور سعادتوں سے بھرا ہوا دن تھا جب انہوں نے پہلی بار اپنے پیارے کے قرب میں چند گھڑیاں گزاریں اور انتہائی قریب سے دیدار کی سعادت پائی اور اپنے آقا سے باتیں کیں۔

لولیو (Lulea) کا علاقہ سویڈن کے انتہائی شمالی علاقوں میں سے ہے۔ یہاں دسمبر 2007ء میں جماعت قائم ہوئی اور اب امسال اپریل میں جماعت نے ایک عمارت بطور سنٹر حاصل کر لی ہے۔ یہ وہ علاقہ ہے جہاں گرمیوں میں رات صرف نصف گھنٹہ کی ہوتی ہے یعنی ساڑھے تئیس گھنٹے کا دن ہوتا ہے اور سردیوں میں رات ساڑھے بائیس گھنٹہ کی ہوتی ہے اور صرف ڈیڑھ گھنٹہ پر مشتمل دن ہوتا ہے۔ یہاں جماعت کی تجنید 52 افراد پر مشتمل ہے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بجکر پینتالیس منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں دو بجے دوپہر حضور انور نے بیت محمود میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ پروگرام کے مطابق سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 16 فیملیز کے 61 افراد اور 9 احباب نے انفرادی طور پر حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات پایا۔ اس طرح مجموعی طور پر 70 افراد نے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقات کرنے والے ہر شخص نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر پچاس منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں نو بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت محمود میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

میڈیا میں کوریج

ڈنمارک کے لوکل اخبار Hvidover Avls نے اپنی 10 مئی 2016ء کی اشاعت میں حضور انور اور بیت نصرت جہاں کی نمایاں تصویر کے ساتھ درج ذیل عنوان پر مشتمل آرٹیکل شائع کیا۔

50 سال قبل اس بیت الذکر کی تعمیر ہوئی عالمی جماعت کے امام نے جب بیت نصرت جہاں کا دورہ کیا تو محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کا سلوگن مرکزی اہمیت کا حامل تھا۔

مشرق وسطیٰ سے باہمی مقابلہ کی خبروں کے باوجود گزشتہ ہفتہ بیت نصرت جہاں میں خوشی کا سماں تھا۔ بیت نصرت جہاں۔ ڈنمارک کی پہلی (بیت الذکر) بلکہ نارتھ کے ممالک کی پہلی گنبد نما (بیت الذکر) جو پُرسکون رہائشی علاقہ میں Eriksminde Alle اور Kirkegade کے کونے میں واقع ہے کی تکمیل کے پچاس سال پورے ہونے پر ایک تقریب منائی گئی۔ اس موقع پر عزت مآب خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد جو انٹرنیشنل احمدیہ جماعت کے عالمی لیڈر ہیں موجود تھے۔ یہ جماعت دین حق میں ایک اصلاح یافتہ جماعت ہے۔ 207 ممالک میں ان کے کئی ملین پیروکار ہیں۔ مخالفت اور (-) میں ایک اقلیتی جماعت ہونے کے باوجود یہ (-) میں ایک سب سے بڑی (-) تنظیم ہے جو ایک عالمی روحانی لیڈر۔ خلیفہ کے ساتھ منسلک ہے۔

گزشتہ دنوں Hvidover کونسل کے میئر اور بعض دیگر ممبران کونسل نے عزت مآب سے ملاقات کی۔ جس میں خلیفہ کا یہ پیغام تھا کہ امن کی خاطر ہم سب کو مل کر کام کرنا چاہئے۔ امن اس وقت کی نہایت اہم ضرورت ہے۔ انسانوں میں برابری مذہب سے پہلے ہے۔ یہ دوسرا پیغام تھا۔

پھر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر ہم سب ایک دوسرے کو ماردیں تو پھر مذہب پر عمل کرنے کے لئے کون بچے گا۔ اس امر پر زور دیتے ہوئے انہوں نے یہ بات دوبارہ دہرائی کہ انسانیت میں مساوات، مذہب سے پہلے ہے۔

1966ء سے یہ بیت الذکر Hvidover کے اس پُرسکون رہائشی علاقہ میں ایک خوبصورت آرکیٹیکٹ ہے اور یہ سنٹر کئی دہائیوں سے ڈنمارک میں ایک مثبت مذہبی اور کلچرل انسٹیٹیوشن کے طور پر، فراخ دلی، ہمدردی خلق اور باہم مل جل کر رہنے جیسی خوبیوں کے ساتھ کام کر رہا ہے اور ان خوبیوں کی وجہ سے ان گنت لوگ اسے وزٹ کرتے ہیں۔ جن میں عام وزٹ کرنے والے، مختلف عقیدہ و مذہب رکھنے والے۔ منسٹرز، ایمبیسیڈرز، اور ممبران پارلیمنٹ سبھی شامل ہیں۔ اس ملک کے امام اور صدر احمدیہ جماعت کا کہنا ہے کہ آئندہ پچاس سالوں کے لئے بھی ہماری یہی خواہش ہے کہ ہم معاشرہ میں اس کام اور خدمت کو پہلے سے بڑھ کر بجالانے والے ہوں۔ احمدیہ جماعت، دین حق میں

عالمی سطح پر ایک پُرامن اور فعال جماعت ہے۔ جس کا مقصد امن کی خاطر کام کرنا ہے۔ اس کی بنیاد 1889ء میں حضرت مرزا غلام احمد آف انڈیا (1835ء تا 1908ء) نے رکھی۔ جس نے اس زمانہ کے لئے مذہبی ریفارمر ہونے کا دعویٰ کیا۔ ان کی یہ کوشش تھی کہ انفرادی طور پر ہر ایک کا تعلق خداتعالیٰ سے قائم ہو جائے اور بہت سے غلط عقائد جو مرور زمانہ کی وجہ سے راہ پا چکے تھے اور دین حق کا ایک حصہ بن چکے تھے، انہیں دور کیا۔ مثال کے طور پر انہوں نے تلوار کے جہاد کی بجائے قلم کے جہاد کے بارے میں دلائل دیئے۔ علاوہ ازیں انہوں نے 80 سے زائد کتب تحریر کیں۔

ڈنمارک میں 1950ء کی دہائی سے احمدیہ جماعت ملک کی سب سے قدیمی تنظیم ہے۔ علاوہ دیگر امور 1967ء میں سب سے پہلا ڈینش ترجمہ قرآن بھی شائع کیا اور نارتھ میں سب سے پہلی گنبد نما بیت الذکر کی تعمیر ان کی خواتین کی تنظیم نے Hvidover میں کی۔ یہ...... برائے امن کے نام سے بھی جانے جاتے ہیں اور علاوہ دیگر ڈائیلاگ میٹنگز، نمائش، چیریٹی کے لئے فنڈز کے حصول، بلڈ ڈونیشن اور بے گھروں کو کھانا کھلانے جیسے کام سرانجام دیتے ہیں۔ امام کا کہنا ہے کہ ہمارا مقصد ہر سطح پر امن کے لئے کام کرنا ہے اور 207 ممالک میں جہاں ہماری جماعت قائم ہے، ہمارے کئی ملین ممبران معاشرہ میں خوب فعال ہیں اور مثبت رنگ میں معاشرہ میں مفید کام کررہے ہیں۔ ہم اپنے سلوگن محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کے تحت تمام انسانوں کے ساتھ، مذہبی علاقائی اور دیگر اختلاف کے باوجود اچھے اور پُرامن تعلقات قائم کرنا چاہتے ہیں۔ (اس اخبار کے قارئین کی تعداد پچاس ہزار ہے)

اخبار Kristellgt Dagblad نے مورخہ 11 مئی 2016ء کی اشاعت میں لکھا ہے۔

یہ نیشنل اخبار ہے جس کے پڑھنے والوں کی تعداد ایک لاکھ پندرہ ہزار ہے۔ یہ ملک کا سب سے بڑا مذہبی اخبار ہے۔ اس میں شائع ہونے والے مضمون کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

احمدی لیڈر کے ساتھ چرچ منسٹر کا امن کے بارے میں تبادلہ خیال احمدیوں کے عالمی لیڈر گزشتہ روز ڈنمارک کے دورہ پر تھے۔ انہوں نے چرچ منسٹر (V) Bertel Haarder کے ساتھ ملاقات کی اور امن کے بارے میں بات کی اور تیسری عالمی جنگ کے بارے میں اپنے خدشات کا اظہار کیا۔

ہلٹن ہوٹل کے (کانفرنس ہال Ellehammer Ballroom میں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد کے انتظار میں یہ چہ مگوئیاں ہو رہی تھیں کہ کیا ہم کھڑے ہوں گے جب وہ اندر تشریف لائیں گے اور کیا ان کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھا جاسکتا ہے۔

احمدیوں کے عالمی روحانی راہنما، مسلمان ممالک میں مخالفت کی وجہ سے لندن میں مقیم ہیں جہاں سے وہ اس عالمی جماعت کی راہنمائی کررہے ہیں۔ گیارہ سال پہلے وہ اپنی ڈینش جماعت کو وزٹ کرنے کوپن ہیگن آئے تھے اور اس وقت سے ان کے انتظار کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔

کمریں ایک بار پھر سیدھی کی گئیں۔ بہت سے لوگ عزت و احترام کی وجہ سے کھڑے ہوئے اور کیمروں کا کثرت سے استعمال ہوا۔ جبکہ حضرت مرزا مسرور احمد براؤن اچکن اور سفید پگڑی زیب تن کئے ہال میں داخل ہوئے۔ پُرامن ماحول میں سرخ قالین پر چلے اور سٹیج پر چلے گئے۔ یہاں وہ چرچ و کلچر منسٹر (V) Bertel Haarder اور بیت نصرت جہاں Hvidover کے امام محمد زکریا خان کے درمیان تشریف فرما ہوئے۔

قریباً 150 مہمان استقبالیہ میں مدعو تھے۔ عشائیہ سے قبل تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جس میں علاوہ دیگر امور تمام معاملات میں انصاف سے کام لینے کی تلقین تھی اگرچہ دشمن قوم سے ہی معاملات کا تعلق ہو۔ اس کے بعد Bertel Haarder نے تقریر کی جس کے شروع میں یہ بتایا کہ چرچ منسٹر کی حیثیت سے ان کی ایک ذمہ داری یہ ہے کہ ڈنمارک میں تمام مذاہب کے درمیان ہم آہنگی کی فضا پیدا کریں۔ ازاں بعد آپ نے یہ کہا ڈنمارک میں ہمارے ہاں سرکاری طور پر 160 مذہبی تنظیمیں ہیں جن میں سے ہر ایک کو اپنے مذہب پر قائم رہنے اور عمل کرنے کی سہولت ہے۔ احمدیہ جماعت ایک خصوصیت رکھتی ہے۔ کیونکہ ان کے ممبران اس معاشرہ میں بہت رچے بسے ہوئے ہیں۔ گزشتہ 50 سالوں سے جب سے آپ یہاں ہیں، ہم اس پُرامن باہمی مل جل کر رہنے پر خوش ہیں۔ یہ میرے لئے بہت خوشی کی بات ہے کہ آپ کی جماعت حقیقی طور پر کھلی بانہوں سے اس مذہب/ دین کو پیش کرتی ہے جس کا ماٹو محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں ہے۔ Bertel Haarder نے کہا کہ شاید یہ پیغام عام سا لگتا ہے مگر ایسا نہیں ہے۔ انہوں نے اس پر زور دیتے ہوئے کہا کہ یہی وہ امر ہے جس کی اس وقت جبکہ دہشت گردی کے زیادہ خطرات ہیں بہت ضرورت ہے۔ خاص طور پر اس وجہ سے کہ بہت سے ایسے حملے ان لوگوں کی طرف سے، دین حق کے نام پر کئے جاتے ہیں۔ اس لئے اس امر کی بہت ضرورت ہے کہ یہ (دین حق) کی ہی ایک شاخ ہے جو (دین حق) کی نمائندگی بالکل اور رنگ میں پیش کرتی ہے۔ چرچ منسٹر کی اس تقریر کے بعد خصوصی مقرر حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے سامعین سے دین حق کے بارے میں غلط فہمیوں کے بارے میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

(دین حق) تمام انسانوں کو ہر قسم کی نفرت، دشمنی اور برائی کو دور کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ نیز آپ نے محبت اور باہمی عزت و تکریم کے جھنڈے تلے جمع ہونے کی تلقین کی۔ نیز آپ نے تیسری عالمی جنگ کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ اختلافات ساری دنیا میں آگ لگانے کے عمل کو جاری رکھے ہوئے ہیں اور ہمیں کسی شک میں مبتلا نہیں ہونا چاہیئے کہ ایک خطرناک جنگ کے سائے ہمارے سامنے منڈلا رہے ہیں۔ مختلف بلاکس اور اتحاد ہمارے سامنے بن رہے ہیں۔ مجھے اس بات کا خوف ہے کہ ہم اصل صورتحال واضح کئے بغیر، ایک خطرناک تیسری عالمی جنگ کی طرف آگے بڑھ رہے ہیں۔ حضرت مرزا مسرور احمد نے کہا کہ یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ اس جنگ کے آثار ابھی سے شروع ہو چکے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ بلاتفریق مذہب اور رنگ و نسل کے ایک دوسرے کی عزت کرنے سے ہم اپنی آئندہ نسلوں کو محفوظ بنا سکتے ہیں۔

مہاجرین کی موجودہ صورتحال اور یورپ میں مہاجرین کے سیلاب کا موضوع بھی زیر بحث آیا۔ خلیفہ نے وثوق سے کہا کہ کوئی بھی ملینز کی تعداد میں مہاجرین کو سمونے کی طاقت نہیں رکھتا۔ آپ نے فرمایا کہ اس کا صرف ایک ہی حل ہے کہ مہاجرین کے اصل وطنوں میں امن قائم کرنے کی خاطر کوئی طریق کار وضع کیا جائے اور اس بات کی کوشش کی جائے کہ ان کے ممالک میں ظلم و ستم کو روکا جائے۔ انہوں نے سیاستدانوں اور سیاسی لیڈروں کو اس امر کی توجہ دلائی کہ وہ امن قائم کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیں گے۔ خلیفہ اور 150 مہمانوں کے عشائیہ سے قبل، ہال میں دعا کی گئی۔ ازاں بعد حضرت مرزا مسرور احمد جماعت کی طرف سے اسی عزت و احترام کے ساتھ ہال سے رخصت ہوئے جس طرح وہ تشریف لائے تھے۔

غزل

ربوہ ہو، قادیاں ہو، نگر ہو چناب کا
رکھے گا اور نام کیا کوئی گلاب کا

جب تک ہے روشنی کی ضرورت زمین کو
روکے گا کوئی کیسے سفر آفتاب کا

پالے ہوئے ہیں ہم بھی اسی سر زمین کے
اپنی رگوں میں بھی ہے لہو پنج آب کا

ایسا بلا کا، جام اطاعت میں ہے سرور
ہے ماند اس کے سامنے نشہ شراب کا

کرتا ہے وہ بھی صاف، کھری بات ہی پسند
میں بھی کسی طرح نہیں قائل خضاب کا

مجھ کو نہیں ہے عزت و توقیر کی طلب
میں تو مرید ہوں کسی عزت مآب کا

ملتے ہیں روز، پر گلے ملنے پہ ہے بضد
قدسی میں کیا کروں دل خانہ خراب کا

عبدالکریم قدسی

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر123329 میں Rismansyah

ولد Jenal Saputra قوم.... پیشہ طالب علم عمر16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Wanasigra Pusat ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 6جون 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Rismansyah گواہ شد نمبر1۔ Jenal Saputra S/o Ajid Late گواہ شد نمبر2۔ Suryana S/o Jumria

مسل نمبر123330 میں Ari Zaprulloh

ولد Jamiat قوم.... پیشہ طالب علم عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Singaparna ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 7اگست 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1لاکھ 50ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ari Zaprulloh گواہ شد نمبر Jamiat S/o Eman Sulaeman گواہ شد نمبر2۔ Rifman Syah S/o Muhayan Hanafi

مسل نمبر123331 میں Nita Srihardini

بنت Tumino قوم.... پیشہ طالب علم عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Medan ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Nita Srihardin گواہ شد نمبر1۔ Edi Karnian S/o M.Cholil Ansari گواہ شد نمبر2 Snar S/o Tubon

مسل نمبر123332 میں Lilis Seta Watin

زوجہ Habib Ahmad Berlin قوم.... پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Mayangeinde ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 17فروری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1)حق مہر (ادیئگی) 17لاکھ انڈونیشین روپے (2)زیور 5 گرام 5 لاکھ انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 3لاکھ 50ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Lilis Setia Watin گواہ شد نمبر1 Habib Ahmad Berlin S/o Dudu گواہ شد نمبر2 Muslihuddin S/o Faedullah Nazir Ahmad Suki

مسل نمبر123333 میں Kasmi

زوجہ Ling Ardoing قوم.... پیشہ خانہ داری عمر42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Manislor ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 28مارچ 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1)حق مہر بذریعہ زیور 3 گرام 12لاکھ انڈونیشین روپے (2)زیور54 گرام انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 3لاکھ 50ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Kasmi گواہ شد نمبر1۔ Ling Arong S/o Warta (Late) گواہ شد نمبر2۔ Sukri Ahmad S/o Suparja (Late)

مسل نمبر123334 میں Edi Hendarmin

ولد Agus Busman (Late) قوم.... پیشہ کاروبار عمر66 سال بیعت 1980ء ساکن Cisalada ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 7 مئی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1)مکان انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 5لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Edi Hendarmin گواہ شد نمبر1۔ Fendi Zafar Ahmad S/o Jumhari گواہ شد نمبر 2 Basyirudin Ahmad S/o Mohammad A.

مسل نمبر123335 میں Husen

ولد Wiarta قوم.... پیشہ ملازمتیں عمر52 سال بیعت 1980ء ساکن Manislor ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15 مئی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 5لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Husen گواہ شد نمبر1۔ Sarja Wijaya S/o Wijaya گواہ شد نمبر2۔ Sukari Ahmadi S/o Suparta (Late)

مسل نمبر123336 میں Marini Adani

بنت Rikrik Mubrak Ahmad قوم.... پیشہ طالب علم عمر20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Bogor ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 14جون 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 15لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Marini Adani گواہ شد نمبر1 Rikrik Mubarik Ahmad S/o Sa Mln .Ghulam گواہ شد نمبر2۔ Se Oluwaeni Wahyudin S/o H.Emong Sulaeman

مسل نمبر123337 میں Altafni Mahdia

بنت Rikrik Mubarik Ahmad قوم.... پیشہ طالب علم عمر15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Bagor ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15جون 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 5لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Altafni Mahdia گواہ شد نمبر1 Rikrik Mubarik Ahmad S/o Sa Mln,Ghulan گواہ شد نمبر2۔ Djuwaeni Wahyudin Sh Aj S/o H.Emong Sulaeman

مسل نمبر123338 میں Mubarokah Thoyyibah

بنت Abdul Wahid قوم.... پیشہ طالب علم عمر17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Kemang/ Parung ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 18جون 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1لاکھ 50ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Mubarokah Thoyyibah گواہ شد نمبر1۔ Athaul Wahid S/o S.Suherman گواہ شد نمبر2۔ Er Win Purnama S/o Mk Soedjana

مسل نمبر123339 میں Ida Farida

زوجہ Aryudi Mohammad Sadiq قوم..... پیشہ خانہ داری عمر42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Jakarla Timug ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 29 مئی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1)حق مہر بذریعہ زیور 9 گرام 19لاکھ 35ہزار انڈونیشین روپے (2) زیور 9 گرام 29لاکھ 25ہزار انڈونیشین روپے (3)زمین انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 6لاکھ 50ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Ida Farida گواہ شد نمبر1۔ Ahyudi Moh Sadiq S/o Soelarso گواہ شد نمبر2۔ Syamullah Ahmadi S/o O. Sulahwan

مسل نمبر123340 میں Imas Sumarni

زوجہ Rachmat Abdas Syajkur قوم....... پیشہ خانہ داری عمر21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Jakorta Timeer ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15 مئی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1)زیور 20 گرام 47لاکھ انڈونیشین روپے (2)حق مہر 7لاکھ 50ہزار انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 20لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Imas Sumarni گواہ شد نمبر1۔ Rachmat Abdus Syakur S/o Taswijan گواہ شد نمبر2۔ Syanosul Ahmadi S/o Swahman

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم ظفر عبدالسلام صاحب معلم وقف جدید جوہرآباد ضلع خوشاب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے فیضان ظفر نے بعمر 6 سال قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ مورخہ 30 مئی 2016ء کو آمین کی تقریب میں مکرم احسان اللہ چیمہ صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے قرآن کریم سنا اور محترم منور اقبال مجوکہ صاحب امیر ضلع خوشاب نے دعا کروائی۔ بچے کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ آصفہ اکمل صاحبہ کے حصے میں آئی۔ عزیزم مکرم محمد خلیل صاحب سکھیکی منڈی کا پوتا اور مکرم کمال الدین اکمل صاحب مرحوم گڑھی شاہو لاہور کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کے سینہ کو قرآن کریم کے نور سے منور کرے، اسے باقاعدہ تلاوت کرنے، ترجمہ سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم محمد نواز لنگاہ صاحب معلم وقف جدید ڈیرہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 20 مئی 2016ء کو دو بچوں جاذبہ اقبال دختر مکرم محمد اقبال ڈوگر صاحب عمر 9 سال اور علی حمزہ ولد مکرم محمد اشرف ڈوگر صاحب عمر 11 سال ڈیرہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ مکرم وجاہت احمد صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید نے بچوں سے قرآن پاک سنا اور دعا کرائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو قرآن پاک پڑھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے نیز والدین اور جماعت احمدیہ کیلئے نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

ضرورت کارکنان

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں Cleaning سٹاف درجہ چہارم میں آسامیاں خالی ہیں۔ ایسے حضرات جو ملازمت میں دلچسپی رکھتے ہوں اپنی درخواستیں ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ کے نام اپنے صدر صاحب/امیر صاحب کی سفارش سے ارسال کریں۔ مزید معلومات کیلئے ایڈمنسٹریشن آفس سے رابطہ کریں۔

047-6216010-11-12

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

نمایاں اعزاز

مکرم ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب صدر احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر سہیل مختار صاحب آف لاہور کو سال 2016ء کا Best Bussiness Man ایوارڈ کیلئے چنا گیا جس میں Humanity Service کو Criteria رکھا گیا۔ آپ 1122 ایمبولینس سروس کی تیاری کے ساتھ منسلک ہیں اور اس سلسلے میں موصوف کی بیش بہا خدمات ہیں۔ مورخہ 13 مئی 2016ء کو ایوان صدر اسلام آباد میں ایک پُر وقار تقریب ہوئی اور جناب صدر پاکستان نے اچھے کلمات کے ساتھ موصوف کو ایوارڈ سے نوازا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کیلئے یہ اعزاز بابرکت کرے اور مزید ترقیات سے نوازے۔ آمین

مجالس سوال وجواب

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کو مورخہ 22 تا 25 مئی 2016ء ربوہ کے 14 بلاکس میں مجالس سوال وجواب منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ ان مجالس سوال وجواب سے کل 3 ہزار 250 خدام واطفال نے استفادہ کیا۔ ان مجالس سوال وجواب میں مکرم عبدالسمیع خان صاحب، مکرم مسعود سلیمان صاحب، مکرم خالد بلوچ صاحب، مکرم عبدالقدیر قمر صاحب، مکرم مجیب احمد طاہر صاحب، مکرم ملک محمد افضل فہیم صاحب، مکرم حافظ ظہور احمد صاحب، مکرم جاوید ناصر ساقی صاحب اور مکرم رحمت اللہ بندیشہ صاحب نے سوالات کے جوابات دیئے۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان مساعی میں برکت ڈالے اور نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

علوم بلاک کرکٹ پریمئر لیگ

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے تحت دارالعلوم بلاک کو مؤرخہ 13۔اپریل تا 28 مئی 2016ء پہلا علوم پریمیر لیگ ٹیپ بال کرکٹ ٹورنامنٹ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ ٹورنامنٹ کا باقاعدہ افتتاح 13۔اپریل 2016ء کو محترم لئیق احمد عابد صاحب وکیل صنعت وتجارت تحریک جدید نے دعا کے ساتھ کیا۔

اس میں دارالعلوم کے تینوں بلاکس کے 90 خدام اور ربوہ کے دیگر حلقہ جات سے بہتر کرکٹ کھیلنے والے 33 خدام نے حصہ لیا، جنہیں 8 ٹیموں میں تقسیم کیا گیا۔ ٹیموں کے مابین سنگل لیگ سسٹم کے تحت میچز کروائے گئے۔ کل 32 میچز کھیلے گئے۔ تمام میچز گھڑ دوڑ گراؤنڈ میں کروائے گئے۔ ٹورنامنٹ کا فائنل 28 مئی 2016ء کو ٹیم احمد اور ٹیم نور کے مابین کھیلا گیا۔ جس میں ٹیم نور نے کامیابی حاصل کی۔ فائنل مقابلہ اور تقریب تقسیم انعامات کے مہمان خصوصی محترم عبدالحق صاحب مہتمم عمومی مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تھے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم وقار احمد گھمن صاحب نگران علوم ب بلاک نے رپورٹ پیش کی۔ محترم مہمان خصوصی نے اعزاز پانے والے خدام میں انعامات تقسیم فرمائے اور دعا کے ساتھ پروگرام کا اختتام ہوا۔

سیمینارز اور ورکشاپس

مکرم ناصر احمد صدر AACP ربوہ چیپٹر تحریر کرتے ہیں۔

AACP کا قیام حضرت خلیفة المسیح الرابع کی منظوری سے ہوا تھا۔ جس کے مقاصد میں سے ایک مقصد کمپیوٹر سے متعلقہ طلبا وطالبات کی رہنمائی بھی ہے۔ ایسوسی ایشن اس مقصد پر پورا اترنے کیلئے طلباء وطالبات کی رہنمائی کی غرض سے وقتاً فوقتاً سیمینارز اور ورکشاپس منعقد کرتی رہتی ہے۔ اسی سلسلے میں گرمیوں کی تعطیلات (جون تا اگست 2016ء) میں Internship Programme منعقد کیا جارہا ہے۔ جس میں یونیورسٹی میں زیر تعلیم طلباء وطالبات حصہ لے سکتے ہیں۔ خواہشمند طلباء وطالبات اپنے CVs اس rabwah.aacp@gmail.com پر ای میل کریں۔

فون برائے رابطہ: 0333 6707106

عطیہ خون برموقع یوم خلافت

مکرم بلال حیدر ٹیپو صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی تحریر کرتے ہیں۔

شعبہ خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کو 27 مئی 2016ء کو یومِ خلافت احمدیہ کے بابرکت موقع پر عطیہ خون دینے کی توفیق ملی۔ ضلع کراچی کی جملہ مجالس کے 166 خدام نے عطیہ خون کا تحفہ پیش کیا۔ اس کے علاوہ دوران ماہ مئی 82 بوتل عطیہ خون دیا گیا۔ اس طرح کل 248 بوتل عطیہ خون دیا گیا۔

حسینی بلڈ بنک کراچی کا ایک معروف بلڈ بینک ہے اور اس کی 16 برانچیں شہر کے مختلف علاقوں میں موجود ہیں۔ حسینی بلڈ بینک میں مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کا اکاونٹ تقریباً 12 سال سے زائد عرصہ سے موجود ہے۔ چنانچہ عطیہ خون دینے کے لئے حسینی بلڈ بینک کا انتخاب کیا گیا۔ مجالس کے قریبی برانچوں کا تعین کیا گیا تاکہ خدام آسانی سے اپنے قریب ترین علاقے میں عطیہ خون دے سکیں۔ کثیر تعداد میں عطیہ خون دینے کے لئے آنے والے خدام کو دیکھتے ہوئے حسینی بلڈ بینک کی انتظامیہ سوال کیے بغیر نہ رہ سکی آج کیا ایسی خاص بات ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں نوجوان خون دینے کے لئے آتے جارہے ہیں رات گئے تک یہ سلسلہ جاری ہے۔ اس کے جواب میں انہیں اس عطیہ خون کی مہم کے بارے میں بتایا گیا۔ اس موقع پہ مختلف برانچوں سے بھی اسی سلسلے میں فون کالز آتی رہیں۔

اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کو قبول فرمائے، جملہ شاملین، کارکنان اور معاونین کو اپنے فضلوں سے نوازتا چلا جائے اور ان کے اموال ونفوس میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار گزشتہ 26 سال سے ذیابیطس کا مریض ہے۔ جس کا بینائی پر بھی اثر ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نظر بحال رکھے اور ہر پیچیدگی سے بچاتے ہوئے خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مکرم عمران احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بہنوئی مکرم بابر وقاص احمد صاحب مقیم جرمنی کا مورخہ 2 مئی 2016ء کو سپین میں ایک ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔ ٹانگ چار جگہ سے فریکچر ہوئی تھی اب تک سات آپریشن ہوچکے ہیں اور ٹانگ میں راڈ بھی ڈالے گئے ہیں۔ پاؤں کی انگلیوں میں خون کی گردش نہیں ہورہی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم افتخار احمد صاحب دارالنصر وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرا بیٹا ابدال احمد عمر ساڑھے 4 سال ایک موذی مرض میں مبتلا ہے اور چلڈرن ہسپتال لاہور سے زیر علاج ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ میرے بیٹے کو صحت والی لمبی زندگی دے اور خادم دین بنائے۔ آمین

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم رفیع احمد رند صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ملتان کے ضلع کے دورہ پر ہیں احباب جماعت وار اکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

مکرم منظور احمد صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے فیصل آباد کے ضلع کے دورہ پر ہیں احباب جماعت وار اکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

معروف شاعر، ادیب، ماہر تعلیم اور خادم سلسلہ

مکرم راجہ غالب احمد صاحب وفات پا گئے

احباب جماعت کو نہایت افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ اردو کے معروف احمدی شاعر ادیب، دانشور، ماہر تعلیم اور پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے سابق چیئر مین مکرم راجہ غالب احمد صاحب آف لاہور مورخہ 4 جون 2016ء کو صبح 4 بجے CMH لاہور میں بعمر 88 سال وفات پا گئے۔

مرحوم کی نماز جنازہ 4 جون کو ہی بیت نور ماڈل ٹاؤن لاہور میں بعد نماز ظہر محترم طاہر احمد ملک صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع لاہور نے پڑھائی۔ ربوہ میں اسی دن بیت مبارک میں بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے اس مخلص خادم سلسلہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ دارالفضل میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔ اس موقع پر ربوہ اور گردو نواح سے بہت سے احباب اور بزرگ شخصیات نے شرکت کی۔

محترم راجہ غالب احمد صاحب گجرات شہر میں 17 راگست 1928ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد حضرت راجہ علی محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود نے 1905ء میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔

آپ کے والد صاحب کو قادیان میں بطور ناظر مال اور ناظر اعلیٰ خدمت کی توفیق ملی۔ حضرت ملک برکت علی صاحب آپ کے نانا اور حضرت ملک عبدالرحمٰن خادم صاحب آپ کے ماموں تھے۔

آپ نے سنٹرل ماڈل سکول لاہور سے میٹرک، قادیان سے ایف اے اور گورنمنٹ کالج لاہور سے فرسٹ کلاس میں سائیکالوجی میں ماسٹرز کیا اور لڑکوں میں اول پوزیشن حاصل کی۔

محترم راجہ غالب احمد صاحب بحیثیت شاعر، دانشور، ماہر تعلیم اور اردو ادب کے ناقد، ملک کے مقتدر علمی اور ادبی حلقوں میں عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے اور پہچانے جاتے رہے۔ روزنامہ الفضل کے ساتھ ساتھ ملکی اور بین الاقوامی جرائد میں ان کی نظمیں اور تحریریں اردو اور انگریزی میں شائع ہوتی رہیں۔ ان کا اردو و انگریزی ادب و شاعری سے پختہ تعلق نصف صدی سے زائد عرصہ پر پھیلا ہوا ہے۔

ان کی کتب تشدد کا تاریخی پس منظر، راحت گمنام اور رخت ہنر نے قبولیتِ عامہ کی سند حاصل کی۔ ان کے ماسٹرز کا تحقیقی مقالہ History of Circumcision گورنمنٹ کالج لاہور نے کتابی صورت میں شائع کیا تھا۔

آپ نے آغاز میں پاکستان ائیر فورس میں ملازمت کی۔ محکمہ تعلیم پنجاب کو 1962ء میں جوائن کیا اور تقریباً تمام کلیدی عہدوں پر فائز رہے جن میں سیکرٹری اور کنٹرولر بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن پنجاب، چیئر مین بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن سرگودھا، چیئر مین پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ اور مشیر تعلیم حکومت پنجاب نمایاں ہیں۔

آپ کے گورنمنٹ کالج لاہور کے کلاس فیلوز اور رفقاء کار میں حنیف رامے، احمد ندیم قاسمی، انتظار حسین، منو بھائی، شہزاد احمد، مظفر علی سید، صوفی تبسم، ڈاکٹر نذیر احمد اور ڈاکٹر اجمل قابل ذکر ہیں۔

آپ کی جماعتی خدمات کا سلسلہ بہت طویل ہے۔ جماعت احمدیہ ضلع لاہور میں آپ جنرل سیکرٹری، سیکرٹری تعلیم اور کئی عہدوں پر خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔ 1974ء کے بعد کئی بار آپ کو بطور ترجمان جماعت احمدیہ پریس کانفرنسیں، پریس ریلیز اور بیانات جاری کرنے، خطوط لکھنے، اخبارات کو وضاحتی بیان دینے کا موقع ملا۔

آپ 1992ء تا 1997ء ڈائریکٹر فضل عمر فاؤنڈیشن، 1974ء تا 1985ء ڈائریکٹر وقف جدید اور اس کے علاوہ نائب صدر ناصر فاؤنڈیشن بھی رہے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ ان کے درجات بلند کرے اور اپنے قرب خاص اور مقربین میں شامل فرمائے۔ نیز مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل اور مرحوم کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ادارہ الفضل اپنے اس مخلص اور باوفا خادم سلسلہ کے بچھڑنے پر جماعت احمدیہ لاہور اور جملہ پسماندگان سے اظہارِ افسوس کرتا ہے۔

☆..........☆..........☆

ایک نام مغل بینکوئیٹ ہال
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام نیز کیٹرنگ کی سہولت میسر ہے
فون: 0336-8724962

ایم ٹی اے کے پروگرام

11 جون 2016ء

12:15 am	تلاوت قرآن کریم
1:30 am	درس رمضان المبارک
2:00 am	خطبہ جمعہ 10 جون 2016ء
3:20 am	براہین احمدیہ
4:00 am	تلاوت قرآن کریم
5:00 am	عالمی خبریں
5:35 am	رسول کریم ؐ رمضان المبارک
6:10 am	تلاوت قرآن کریم
7:25 am	خطبہ جمعہ 10 جون 2016ء
8:30 am	براہین احمدیہ
9:05 am	درس القرآن
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
12:00 pm	درس رمضان المبارک
12:15 pm	الترتیل
12:45 pm	سٹوری ٹائم
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm	خطبہ جمعہ 10 جون 2016ء
2:00 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	درس القرآن
5:15 pm	سیرت النبی ﷺ
6:00 pm	تلاوت قرآن کریم
6:10 pm	درس رمضان المبارک
6:30 pm	الترتیل
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	میدان عمل کی کہانی
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	سیرت النبی ﷺ

اٹھوال فیبرکس (سپیشل رمضان آفر)
سیل - سیل - سیل
بوتیک کی تمام ورائٹی پر سیل، لان کی تمام ورائٹی پر سیل
مردانہ ورائٹی پر سیل اس کے علاوہ شال کیپری
اعجاز احمد اٹھوال ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

رمضان آفر
سیل - سیل - سیل
عید منائیں زاہد کلاتھ کے سنگ لان کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
نیو زاہد کلاتھ اینڈ بوتیک
رابطہ نمبر: 0333-9793375

پیو اور جیو
جاذب پیور واٹر
ایک فون کال پر پانی آپ کی دہلیز پر
جدید امریکن ٹیکنالوجی واٹر فلٹریشن پلانٹ
0334-4247437 0333-6707975
دارالرحمت غربی ربوہ

ربوہ میں سحر و افطار و موسم 8 جون

انتہائے سحر	3:23
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:07
وقت افطار	**7:14**
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	44 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	28 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

8 جون 2016ء

8:35 am	حضور انور کے ساتھ اطفال ڈنمارک کی کلاس
4:00 pm	درس القرآن
6:10 pm	درس رمضان المبارک
8:05 pm	دینی وفقہی مسائل

گرمیوں میں پانی کی ٹینکی کا گرم پانی ٹھنڈا کرنے کیلئے ہم سے رابطہ کریں۔
رابطہ: 0334-6200949
0335-1069397

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔ سرامکس ٹائل بھی دستیاب ہے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
موبائل: 03336174313

DEUTSCHE SPRACH SCHULE
INSTITUTE OF GERMAN LANGUAGE
جرمن زبان سیکھئے
12 جون سے نئی کلاس کا آغاز ہوگا۔ داخلہ جاری
GOETHE کا کورس اور ٹیسٹ کی مکمل تیاری کروائی جاتی ہے۔
رابطہ: عمران احمد ناصر 0314-3213399
مکان نمبر 51/17 دارالرحمت وسطی ربوہ 0334-6361138

FR-10